(۱)

عالی
اور
لطیفہ دراز

فرمانروائے دکن حضور (نظام) کا خط
قائد اعظم کے نام

حیدرآباد
مورخہ ۲۹ - مئی سنہ ۱۹۴۱ء

جناب محمد علی جناح صاحب! آپ کا مکتوب مورخہ ۲۲ مئی وصول ہوا
جس سے بڑی مسرت ہوئی -

میرے فرمان مورخہ ۴ - ربیع الثانی سنہ ۱۳۶۰ھ جسکی اشاعت عمل میں آچکی ہے
یہ نہایت ضروری تھا کہ اس کی اجرائی میں وقت ضائع نہ ہو - جیسا کہ آپ کو علم ہے
بہادر یار جنگ کی تباہ کن سرگرمیوں کی وجہ سے یہاں کی سیاسی صورت حال نہایت
سنگین ہو چکی ہے - اس لئے یہ ضروری تھا کہ غلط فہمیوں کو دور کیا جائے یا مزید پیچیدگیوں کو
ٹالا جائے - اس لئے میری نظر میں جو کچھ میں نے اور میری حکومت نے اس سلسلہ میں جو کچھ کیا
وہ بالکلیہ صحیح اور حق بجانب ہوگا -

(۲) علاوہ ازیں جیسا کہ آپ کو علم ہے چند ریاستہائے ہند کے حالات برطانوی ہند کے
حالات بالکل مختلف ہیں - میرا مطلب ہے کہ ریاستیں اقتدار اعلیٰ کی ~~حفاظت~~ زیر نگرانی ہیں
اور ان کو معاہدات ذمہ داریاں سنبھالنی ہیں - ~~[illegible]~~ برطانوی حکومت سے وفاداری کو ریاستیں
کسی خاص فرقہ کی حرکات سے جو ~~ریاستوں~~ ان کے حدود میں مقیم ہے متاثر کرنے کی اجازت
نہیں دے سکتیں - ان تمام امور پر کسی فریق یا فرد سے مشورت کے وقت خواہ وہ کوئی ہو
غور کرنے کی ضرورت ہے -

(۳) میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ مجھے یہ معلوم ہوا ہے کہ جو کچھ بھی اب تک طے ہو رہا ہے اسکو
برطانوی حکومت کی منظوری حاصل ہے - اس حکومت کا خیال ہے کہ حکمران کی اپنی چند ذمہ داریاں ہیں -
جن سے وہ کبھی دستبردار نہیں ہو سکتا - مجھے اعتماد ہے کہ میں نے جو کچھ اظہار کیا ہے اس کو
آپ مکمل طور پر سمجھ گئے ہوں گے -

(۲) یہاں سے شروع کیجیے

ریاست حیدرآباد میں

(۴) علاوہ ازیں آپ کو یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ میں صرف مسلمانوں کا حکمران نہیں ہوں بلکہ اسی طرح
دوسری اقوام اور فرقوں کا بھی حکمران ہوں جو میری رعایا ہیں۔ اسلئے میرا سلوک ان سب سے بھی ظاہری اعتبار کے
بغیر یکساں اور مساویانہ ہونا چاہیئے۔ زمانہ حاضر میں اسکی سب سے زیادہ ضرورت ہے جبکہ ساری دنیا
میں تبدیلی اور انقلاب آ گیا ہے۔ اور اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ اس ریاست میں
مسلمان اقلیت میں ہیں۔ یعنی (۲۱) لاکھ سے زیادہ نہیں اور ان کے مقابلہ میں دوسرے فرقے
زبردست اکثریت میں ہیں۔ ہندوستان کے کسی حل سے پہلے اس اہم حقیقت پر غور کرنا نہایت ضروری ہے۔

(۵) آخر میں میں یہ کہنے پر مجبور ہوں کہ بہ حیثیت حکمران میرا یہ فرض ہے کہ ریاست میں ہر قیمت پر
امن و امان کا تحفظ کروں۔ میرا یہ بھی فرض ہے کہ مختلف فرقوں کے جو مفادات کی حفاظت کروں
جو میری سرپرستی میں امن و امان کے ساتھ زندگی بسر کر رہے ہیں اور کسی فرقہ کو یہ کہنے کا موقعہ
نہ ملے کہ ان کے عقائد میں تعصب یا جانبداری برت رہا ہوں اور یہ کہ ان کے ساتھ انصاف
کرنے میں کوتاہی کر رہا ہوں۔ اس کے علاوہ میں نے اور میری حکومت نے جو کارروائی کی ہے
وہ پوری ریاست بالخصوص مسلم فرقہ کی بہتری کے لئے کی گئی ہے اور یہ عمل بیاد یا رخنہ کو خطرہ سے
ص ۲۴۶ بچانے کے لئے کیا گیا ہے۔ اس کے برعکس اگر وہ اپنی نامناسب پالیسی پر عمل پیرا ہوں گے تو بالآخر
فرقہ مسلم کو نقصان پہنچائیں گے۔ اس لئے حکمران اور اس کی حکومت کے لئے ضروری ہے کہ تاخیر
ہونے سے قبل حالات کو درست کر لیا جائے۔

(۶) میں یہ بھی بتا دینا چاہتا ہوں کہ یہ بات قابل اعتماد ذریعہ سے میرے علم میں آئی ہے کہ جب سے بہادر یار جنگ
سندھ کی طرف سے جہاں وہ آپ سے ملاقات کے لئے گئے تھے کھلے طور پر اپنے رفقاء سے کہہ رہے ہیں کہ
اگرچہ مسٹر جناح نے اخبارات میں ایسی پالیسی کا اعلان کیا ہے کہ مسلم لیگ کا تعلق ریاستوں کے
ادارہ جات کوئی تعلق نہیں ہے کیونکہ وہاں کے حالات بڑی حد تک برطانوی ہند کے حالات سے

مختلف ہیں اور یہ کہ مسٹر جناح نے بوقت ضرورت حیدرآباد میں اتحاد المسلمین کی مدد سے انکار کر دیا ہے تو ان کو اس کی کوئی پرواہ نہیں ہے وہ جو کچھ بہتر اور مناسب سمجھتے ہیں عمل کرنے میں آزاد ہیں۔ چونکہ مسٹر جناح نے ایک سے زائد موقعوں پر ان کی حیثیت کو تسلیم نہیں کیا ہے جس کی وجہ سے ان کے جذبات کو مجروح ہوئے ہیں وغیرہ۔ مجھے علم نہیں ہے کہ جو بیان میرے کانوں تک پہنچا ہے اس میں کہاں تک صداقت ہے۔ تاہم بہادر یار جنگ کے کردار سے میں شخصی طور پر واقف ہوتے ہوئے میں اتنا کہہ سکتا ہوں کہ اس قسم بیان بہت بڑی حد تک صداقت کا حامل ہے۔ بہرحال اس کا مجھ سے اور میری حکومت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ پھر بھی میں نے مناسب خیال کیا کہ اس کا جو کچھ بھی اہمیت ہو میں آپ کے علم میں لاؤں۔

(۷) آپ کے مکتوب مورخہ ۲۴ - مئی کی ایک نقل مسٹر اکبر حیدری نے میرے ملاحظہ کیلئے بھیجی ہے اور انہوں نے آپ سے ملنے کے لئے [illegible] کو ایک خصوصی پیامبر بھیجنے سے قبل مجھ سے اسی سلسلہ پر گفتگو کی اور خصوصی پیامبر نے جو الیسی ہیں آپ سے ملاقات کا ایک نوٹ بھی پیش کیا۔ محولہ صدر مکتوب میں آپ نے صدر اعظم اور ان کے رفیق کار سید عبدالعزیز سے خواہش کی ہے کہ اتحاد المسلمین کی سرگرمیوں کے خلاف کوئی مزید اقدام نہ کیا جائے۔ دوسری طرف بہادر یار جنگ کا عمل مجھ مناسب نہیں ہے یا وہ ان کو دئے ہوئے مشورہ کے مطابق نہیں ہے (جیسا کہ ~~مکتوب~~ مجھے لکھے ہوئے مکتوب سے معلوم ہوتا ہے) ایسی صورت میں کیا عمل کیا جائے۔ مسئلہ زیر بحث کے اس پہلو پر بھی غور کیا جائے۔ جہاں تک ہمارا تعلق ہے ہم حتی الامکان مزید اقدام سے احتراز کریں گے لیکن اگر بہادر یار جنگ اپنے عمل سے ہمیں کسی اقدام پر مجبور کریں تو پھر ہمارے لئے کوئی اور صورت نہیں ہے سوائے کہ حکومت کے وقار کو قائم رکھنے کے لئے ان کے عمل کا ترکی بہ ترکی جواب دیا جائے کیونکہ حالات سے پتہ چلتا ہے کہ بہادر یار جنگ نے اپنے قدیم طریقہ کار میں تو کوئی تبدیلی پیدا نہیں کی ہے بلکہ آپ کے ~~مشورہ~~ اور کسی اور کے مشورہ کا لحاظ کئے بغیر جو ان کے مفاد میں ہے اپنے عمل کو مستحکم ارادہ کے ساتھ جاری رکھا ہے۔ اگر یہ صورت حال باقی رہی تو مجھے اندیشہ ہے کہ وہ وقت

یہاں سے صفحہ ۴ کا مضمون

(3)

مکتوب مورخہ ۲۷ جون سنہ ۱۹۴۷ء قائد اعظم کا خط نظام آف حیدرآباد کے نام

یور اگزالٹڈ ہائینس!

آپ کا مکتوب مورخہ ۱۸ جون سنہ ۱۹۴۷ء مجھے وصول ہوا۔ اب جبکہ سر اکبر حیدری اور مسٹر سید عبدالعزیز سے مسئلہ زیر بحث پر مکمل گفتگو ہو چکی ہے، میں آپ کے مکتوب کا جواب ارسال کر رہا ہوں۔ اس امر کا ذکر مناسب سمجھتا ہوں کہ آپ کے مکتوب کی مندرجہ خواہش کے مطابق مسٹر تقی الدین بھی اس گفتگو کے وقت موجود تھے۔ میں نے بہادر یار جنگ کو بھی آنے کی دعوت دی تھی کہ وہ بھی گفتگو سنیں اور اس بارہ میں ان کو کچھ کہنا ہے تو کہیں۔ ان سے بھی طویل گفتگو رہی۔

ان سب سے صاف و صریح اور بے لاگ گفتگو کے بعد مجھے امید ہے کہ مسئلہ کا اطمینان بخش حل نکل آئے گا۔ لیکن قبل اس کے کہ میں آپ کی خدمت میں ابھی اپنا مودبانہ مشورہ پیش کروں، میری رائے ہے کہ اس مسئلہ پر آپ سے گفتگو کا ایک موقعہ ملے اور مجھے کامل اعتماد ہے کہ اس کے بعد ہم مسئلہ کا حل نکال لیں گے اور یقیناً حل نکلنا چاہیے جس کو آپ کی منظوری حاصل ہو گی۔

آپ نے جو کچھ لکھا ہے اور اس کا جو مفہوم ہے میں اس کو بخوبی سمجھتا ہوں اور اس کی قدر کرتا ہوں۔ اس اثناء میں مجھے امید ہے کہ آپ اور آپ کی حکومت کوئی اقدام نہیں کرے گی کیونکہ اپنی پیشہ ورانہ مصروفیت کے سلسلہ میں، میں بہت جلد حیدرآباد آ رہا ہوں اور آپ سے ملاقات کا شرف حاصل کروں گا۔ میں اپنی آمد کی تاریخ سے آپ کو مطلع کروں گا۔ میں سمجھتا ہوں کہ مقدمہ کی پیشی ۸ جولائی کو مقرر ہے اور میں ایک دو روز قبل وہاں پہنچ جاؤں گا۔

اپنی بہترین تمناؤں کے ساتھ

آپ کا مخلص

ص ۳۴۷

(4)

مکتوب مورخہ ۳۰ - جون سنہ ۱۹۴۷ء

حیدر آباد

خانگی بصیغۂ راز

محترم مسٹر جناح!

میرے مکتوب مورخہ ۱۸ - جون سنہ ۱۹۴۷ء کے جواب میں آپ کا مکتوب مورخہ ۲۷ - جون وصول ہوا جس سے بڑی مسرت ہوئی ۔

براہ کرم یہ امر آپ کے علم میں رہے کہ مسئلۂ زیر بحث میرا کوئی شخصی یا خانگی معاملہ نہیں ہے بلکہ یہ ایک سرکاری مسئلہ ہے جسکی اطلاع حکومت ہند کو دی گئی ہے اور اس کی نازک اور سنگین نوعیت ہے جس میں حکمران اور حکومت دونوں کے وقار کا انحصار ہے ۔ اسلئے میں آپ کے یا کسی اور کے مشورہ کو قبول کرنے کا پابند نہیں ہوں مگر کونسل کی متفقہ رائے کو جسے حکومت ہند کی بھی منظوری حاصل رہے ۔ میرا مطلب یہ ہے کہ مسئلہ کسی تیسرے فریق کی تجویز یا رائے کے لحاظ کے بغیر اپنے استحقاق کی بناء پر طے پائے گا ۔

بہرحال خانگی طور پر آپ سے گفتگو کرنے کے لئے بخوشی آمادہ ہوں کیونکہ میری حکومت کے صدر اعظم اور وزیر قانون نے آپ سے بمبئی میں گفتگو کی ہے ۔ لیکن مسئلہ کے تمام پہلوؤں کی جانچ جب تک کہ جانچ پڑتال نہ ہو جائے فی الحال میں نہیں کہہ سکتا کہ میں کس نتیجہ پر پہنچوں گا اور اس کو مزید تاخیر کے بغیر طے ہو جانا چاہیئے کیونکہ عرصہ سے یہ مسئلہ معرض التواء میں ہے ۔

آپ کا مخلص

[illegible]

[illegible]

مکتوب مورخہ ۱۴ جون سنہ ۱۹۴۸ء قائد اعظم محمد علی جناح کا خط (نظام آف حیدرآباد کے نام)

(1)

یور اگزالٹڈ ہائینس! آپ کے مکتوب مورخہ ۲۹ مئی اور میری
مزاج پرسی کا بہت بہت شکریہ! اس مسرت کے ساتھ آپ کو اطلاع دے رہا ہوں
اب میں بالکل تندرست ہوں اور بمبئی کو واپس آگیا ہوں۔

آپ کے مکتوب میں کئی مسائل درج ہیں جن پر مزید گفتگو کی ضرورت ہے۔ میں صرف
اتنا کہہ سکتا ہوں اس پیشہ ورانہ مصروفیت کے سلسلہ میں حیدرآباد آنے کا امکان ہے۔
اس وقت ان مسائل پر مزید گفتگو ممکن ہے۔ اس اثنا میں نہ تو آپ کی حکومت اور نہ
بہادر یار جنگ کوئی ایسا اقدام نہ کریں جو موجودہ پیدا شدہ مشکلات میں اضافہ کا باعث ہو۔
اگرچہ میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ آپ سے شخصی طور پر گفتگو کے بعد مسئلہ کا اطمینان بخش حل نکل سکتا ہے۔
کیونکہ مجھے یقین واثق ہے کہ بہادر یار جنگ کا کوئی ارادہ ایسا نہیں ہے کہ کوئی ~~[illegible]~~ ایسا کام کریں
~~[illegible]~~ جو اولاً آپ کے لئے یا برطانوی حکومت کے تعلق سے مضرت رساں ہو۔
اگر معاملہ میں اپنے نظریہ میں درست ہوں تو پھر حل کے حصول میں کوئی مشکل درپیش نہیں ہے۔
بہرحال ہم اپنی ملاقات میں مسئلہ زیر بحث پر مزید گفتگو کریں گے۔

اپنی بہترین آرزوؤں کے ساتھ

آپ کا مخلص

خانگی بصیغۂ راز

محفوظ کل

مکتوب مورخہ ۱۸۔ جون سنہ ۱۹۴۸ء
حیدرآباد

جناب محمد علی جناح صاحب! میرے مکتوب مورخہ ~~۱۱۔ جون~~ ۲۹۔ مئی کے جواب میں آپ کا مکتوب مورخہ ۱۴۔ جون وصول ہوا جس سے مسرت حاصل ہوئی۔

آپ کے مکتوب کے مندرجہ مقصد کے سلسلہ میں آپ سے ملاقات کی غرض سے سر اکبر حیدری اور سید عبد العزیز بہت جلد بمبئی پہنچ رہے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ بہادر یار جنگ کی موجودہ سرگرمیوں سے پیدا شدہ صورت حال پر گفتگو ہوگی بلکہ مسئلہ کے پورے حقائق سے آپ کو واقف کرایا جائے گا تاکہ آپ رائے قائم کرلیں کہ بہادر یار جنگ نے کس حد تک آپ کے مشورہ پر عمل کیا ہے جو آپ نے ان کے مفاد کے حق میں حال ہی میں بمقام سندی ہل ان کو دیا تھا اور یہ کہ میں اور میری حکومت اُن کا مسئلہ سے نمٹنے کے لئے جو کچھ کر رہے ہیں اس میں ہم کہاں تک حق بجانب ہوں گے اگر ہم کو بہادر یار جنگ پر کچھ کرنے پر مجبور کیا۔

آپ کو سمجھ لینا چاہیے کہ موجودہ حالات کو ہم مزید مدت کیلئے برداشت نہیں کرسکتے کیونکہ ہمارے نقطۂ نظر سے اب صورت حال سنگین ہو چکی ہے۔ دوسری طرف ہم کسی اقدام کا فیصلہ کرنے سے قبل حالات کا بڑی احتیاط کے ساتھ مطالعہ کر رہے ہیں (اور اعلیحضرت جہاں تک اس مسئلہ سے ان کا تعلق ہے) ۔ کیا ہم بہادر یار جنگ کے چیلنج کو بے معنی قرار دیں۔

مجھے اعتماد ہے کہ آپ میرے مفہوم کو یا اس نازک مسئلہ کو جو میں نے تحریر کیا ہے بخوبی سمجھ لیں گے۔

آپ کا مخلص

از فرمانروائے حیدرآباد حضور نظام کا
خط قائد اعظم کے نام